| مطالعہ پاکستان (لازمی) | جماعت نہم | پرچہ I: (انشائیہ طرز) |
|---|---|---|
| وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ | ماڈل پیپر 1 | کل نمبر: 40 |

## (حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) قائدِاعظمؒ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

**جواب**: یکم جولائی 1948ء کو قائدِاعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے' اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے' جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اُصولوں پر مبنی ہو۔''

(ii) دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

**جواب**: دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برِصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔



(iii) نظریۂ پاکستان کی تعریف کیجیے۔

**جواب**: نظریۂ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے' جس میں مسلمانانِ برِصغیر قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اُصولوں کے تحت گزار سکیں۔

(iv) نظریہ کے لیے انگریزی میں کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

**جواب**: نظریہ کے لیے انگریزی میں ''آئیڈیالوجی'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

(v) تحریکِ علی گڑھ کے تین مقاصد تحریر کیجیے۔

**جواب**: تحریکِ علی گڑھ کے تین مقاصد درج ذیل ہیں:

1- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

2- مسلمانانِ برِصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

3- مسلمانانِ برِصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

**(vi) مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟**

**جواب**: مسلم لیگ کے قیام کے اہم محرکات یہ تھے:

1- تقسیمِ بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردِ عمل۔

2- انگریزوں کا رویہ۔

3- مسلمانوں کا احساسِ محرومی۔

4- مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا۔

**(vii) تحریکِ ہجرت کا کیا سبب تھا؟**

**جواب**: 1920ء میں چند علما کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برِصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔



**(viii) ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟**

**جواب**: ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ یہ تھا کہ پاکستان سے ملے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا گیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا' جو آج تک حل طلب ہے۔

**(ix) 1757ء میں برِصغیر میں انگریزوں کا راستہ کس حکمران نے روکنا چاہا؟**

**جواب**: 1757ء میں بنگال کے نواب سراج الدّولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا' لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگِ پلاسی میں شہید ہو گئے۔

**3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)**

**(i) پاکستان کے محلِ وقوع کو بیان کیجیے۔**

**جواب**: جغرافیائی محلِ وقوع کے لحاظ سے پاکستان 24 سے 37 درجے عرض بلد شمالی اور

61 سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین، مغرب کی جانب افغانستان اور ایران، مشرق کی سمت بھارت اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

**(ii) پاکستان کے پانچ قدرتی خطوں کے نام لکھیے۔**

**جواب**: پاکستان کے پانچ قدرتی خطوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- میدانی خطہ
2- صحرائی خطہ
3- ساحلی خطہ
4- خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ
5- مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ

**(iii) تھور والی زمین سے کیا مراد ہے؟**

**جواب**: جب کسی علاقے میں پانی کی سطح 1.5 میٹر تک رہ جاتی ہے تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آ جاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے اور نمکیات سطح زمین پر رہ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے۔ اس صورتِ حال کو "تھور" کا نام دیا جاتا ہے۔

**(iv) جنگلات کے دو فوائد بیان کیجیے۔**

**جواب**: جنگلات کے دو فوائد درجِ ذیل ہیں:

1- جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی فرنیچر اور دوسری اشیا بنانے کے کام آتی ہے۔
2- جنگلات کسی بھی علاقے کی آب و ہوا کو خوشگوار بنا دیتے ہیں۔

**(v) پاکستان میں پائے جانے والے پانچ بڑے گلیشیئرز کے نام لکھیے۔**

**جواب**: سیاچن، بالتورو، بتورا، بیافو اور ہسپر وغیرہ پاکستان میں پائے جانے والے پانچ بڑے گلیشیئرز ہیں۔

**(vi) پانی کو آلودہ ہونے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟**

**جواب**: پانی کی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے اور پھر اسے دریاؤں یا نہروں میں ڈالنا چاہیے۔

**(vii) صحرازدگی (Desertification) کی تعریف کیجیے۔**

جواب: انسانی سرگرمیاں، جانوروں کا چرنا، جنگلات سے درختوں کا کٹاؤ اور اپنی ضروریات کے لیے زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا، یہ سب مل کر زمین بنجر بناتے ہیں۔ اس سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی اور وہ ناقابلِ کاشت ہو جاتی ہے۔ اس سارے عمل کو، جس میں ہم زمین کو ناکارہ بناتے ہیں، زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا یا صحرا زدگی (Desertification) کہلاتا ہے۔

(viii) خواتین کی حیثیت کے متعلق قرآنِ مجید کی کسی ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: قرآنِ مجید کی درج ذیل آیت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے:

ترجمہ: ”میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو، مرد ہو یا عورت، ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔“

(ix) خواتین کے حقوق کے متعلق آپ ﷺ کی ایک حدیث کو بیان کیجیے۔

جواب: احادیثِ رسول ﷺ میں عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔“



## (حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- علامہ محمد اقبالؒ نے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کس طرح کی؟ (8)

جواب: 
## نظریۂ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ برِصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں، جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ پہلے پہل آپؒ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے، لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری نے جلد ہی علامہ محمد اقبالؒ کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔ آپؒ نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا۔ تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ آپؒ نے فرمایا:

"مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں۔"

برصغیر میں چونکہ دو الگ الگ قومیں آباد تھیں، اس لیے علامہ محمد اقبالؒ مسلمانوں کو ایک بڑی اور الگ قوم کی حیثیت سے اُجاگر کرنا چاہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیاسی، سماجی اور معاشی تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے الگ ریاست ہو۔

**سوال 5:-** قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیامِ پاکستان میں کردار کا تجزیہ کیجیے۔ (8)

**جواب:** قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیامِ پاکستان میں کردار

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ سیاست میں آپؒ کی دلچسپی اس وقت شروع ہوئی جب آپؒ انگلستان میں تھے۔ آپؒ پہلے کانگریس میں شامل ہوئے۔ اُس وقت وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ آپؒ کو ہندو مسلم اتحاد کا سفیر بھی کہا جاتا تھا۔

1- 1909ء میں ہندوستان میں "منٹو مارلے اصلاحات" کا نفاذ ہوا۔ وائسرائے ہند کی کونسل کے ارکان کی تعداد بھی سولہ سے بڑھا کر اٹھائیس کر دی گئی۔ ممبئی کے مسلمانوں نے اس کے لیے قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

2- 1913ء میں آپؒ مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور مسلم لیگ نے اُن کے کہنے پر اپنے دستور میں ترمیم کرتے ہوئے حکومت خود اختیاری کو اپنا مقصدِ حیات بنایا۔ آپؒ کی مدبرانہ سیاست نے برطانوی راج کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔ کانگریس کی مسلم دشمن پالیسیوں کے باعث 1920ء میں آپؒ نے کانگریس چھوڑ دی۔

3- دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس لکھنؤ میں ایک ساتھ اپنے اپنے سالانہ جلسے کرنے

پر رضا مند ہو گئیں۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے کی۔ اُنھوں نے اپنے خطبے میں فرمایا ''ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سیاسی سلوک کے آرزو مند ہیں۔'' اس مقام پر دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا، جسے ''میثاقِ لکھنؤ'' کہتے ہیں۔ اسی مقام پر اُنھیں ''ہندو مسلم اتحاد کے سفیر'' کے لقب سے نوازا گیا۔

4- 1919ء میں حکومتِ برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائدِ اعظمؒ نے اس مسودۂ قانون کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔

5- 1929ء میں قائدِ اعظمؒ نے اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔

6- تین گول میز کانفرنسیں 1930ء سے 1932ء تک لندن میں ہوئیں۔ قائدِ اعظمؒ نے پہلی دو کانفرنسوں میں شرکت کی۔ یہ کانفرنسیں ناکام ہو گئیں۔

7- حکومتِ برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء منظور کیا، مگر کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں نے ہی اسے ناپسند کیا۔ تاہم اس کے صوبائی حصہ کو قائدِ اعظمؒ کی تحریک پر قبول کر لیا گیا۔ 37-1936ء کے عام انتخابات میں دونوں جماعتوں نے حصہ لیا۔

8- 1934ء میں قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ، علامہ محمد اقبالؒ اور دوسرے سرکردہ مسلم لیگی رہنماؤں کے کہنے پر انگلستان سے وطن واپس آ گئے۔ ان کو مسلم لیگ کی صدارت سونپ دی گئی۔ آپؒ نے دن رات ایک کر کے مسلمانوں کو اس کے پرچم تلے جمع کیا۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا، جس میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک الگ خطہ کی ضرورت ہے، جس میں وہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اپنی زندگی اسلام کے اُصولوں کے مطابق گزار سکیں۔ اس جلسہ کی صدارت قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے کی تھی۔

9- مسلم لیگ نے 46-1945ء کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے انگریزوں اور ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے اور پورے

ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ اِن انتخابات میں آپؒ کی قیادت میں مسلم لیگ نے مرکز میں 100 فیصد اور صوبائی اسمبلیوں میں 90 فیصد کامیابی حاصل کی۔

10- آپؒ نے کابینہ مشن کی تجاویز کا' جن کے تحت انگریز کانگریس کو حکومت دینا چاہتے تھے' ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہندوؤں کی ہر چال کو ناکام بنا دیا۔ اِس مشن کو بالآخر تسلیم کرنا پڑا کہ مسلم لیگ کو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

11- 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ 15 اگست 1947ء کو قائدِ اعظمؒ نے اس نئی اسلامی خود مختار ریاست کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔

12- قیامِ پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے قائدِ اعظمؒ کی صحت خراب ہو گئی تھی' لیکن اس کے باوجود وہ دن رات اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اُن کو آرام کا ہرگز موقع نہ ملا' جس کی وجہ سے ان کی طبیعت اور زیادہ خراب ہو گئی۔ جولائی 1948ء میں بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ آخر کار 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

---

**سوال** :6- نوٹ لکھیے: **(4, 4)**

(الف) ہوائی آلودگی

(ب) پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات



---

**جواب** :

## (الف) ہوائی آلودگی

ہوائی آلودگی سے مراد ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہے' مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ وغیرہ۔ فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے' جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مثلاً اوزون کی تہ کا ختم ہونا اور زمینی درجۂ حرارت کا بڑھنا (جسے گلوبل وارمنگ کہتے ہیں) وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ مختلف خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہے۔ مثلاً پھیپھڑوں کا سرطان اور مختلف جلد کی بیماریاں وغیرہ۔

ہوا کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے انسانی ترقی میں رُکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی' لیکن ایسے اقدامات ضرور اُٹھائے جا سکتے ہیں' جن کے نتیجے میں زہریلی اور نقصان دہ گیسوں کے اخراج میں

کمی لائی جا سکے۔ مثلاً گاڑیوں کے لیے ایسے ایندھن کا استعمال جو کم آلودگی پھیلائیں' مثلاً CNG وغیرہ۔ زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں۔ اسی طرح کارخانوں اور فیکٹریوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کریں۔ اس کے علاوہ ایسی گیسوں کے استعمال پر پابندی لگانی چاہیے' جو ماحول کو نقصان پہنچا رہی ہیں' مثلاً کلورو فلورو کاربن گیس کا استعمال کرنا وغیرہ۔

## (ب) پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات

مملکتِ خداداد پاکستان کا وجود نفاذِ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا۔ یہاں عورتوں پر تشدّد اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن وسنّت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین' جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں' ان سے حقوقِ نسواں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غصب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینیٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

### پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء:

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین' نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے' تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

### حکومتِ پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2016ء:

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف' تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے' جو تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدّد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے۔ جیسے تشدّد کے اظہار' گھریلو بدسلوکی' جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی' معاشی تنگی' پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔